سورة البقرة

آيات ١٥٣ _ ١٦٣

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ
۱۵۳ وَ لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ط بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّ لٰكِنۡ لَّا
تَشۡعُرُوۡنَ ۱۵۴ وَ لَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَىۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ
الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ط وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيۡنَ ۱۵۵ لا الَّذِيۡنَ اِذَاۤ
اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ لا قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۱۵۶ ط اُولٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ
صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رَحۡمَةٌ قف وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۱۵۷ اِنَّ الصَّفَا وَ
الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ج فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ
يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط وَ مَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا لا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ۱۵۸ اِنَّ الَّذِيۡنَ
يَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَ الۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى
الۡكِتٰبِ لا اُولٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ۱۵۹ لا

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَ اَصۡلَحُوۡا وَ بَيَّنُوۡا فَاُولٰٓـئِكَ اَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ هُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓـئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَ
الۡمَلٰٓـئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَ
لَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ ع

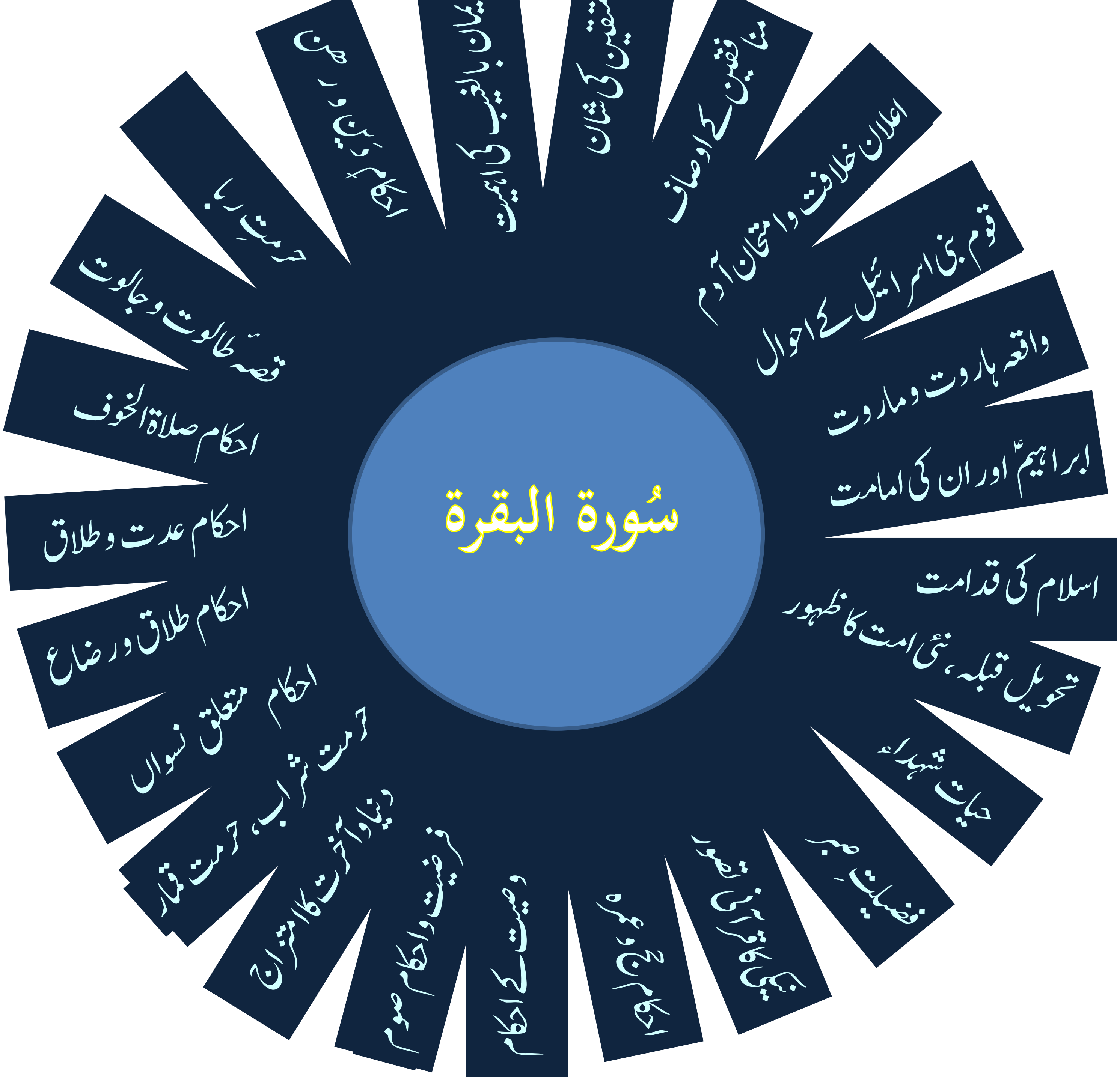
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

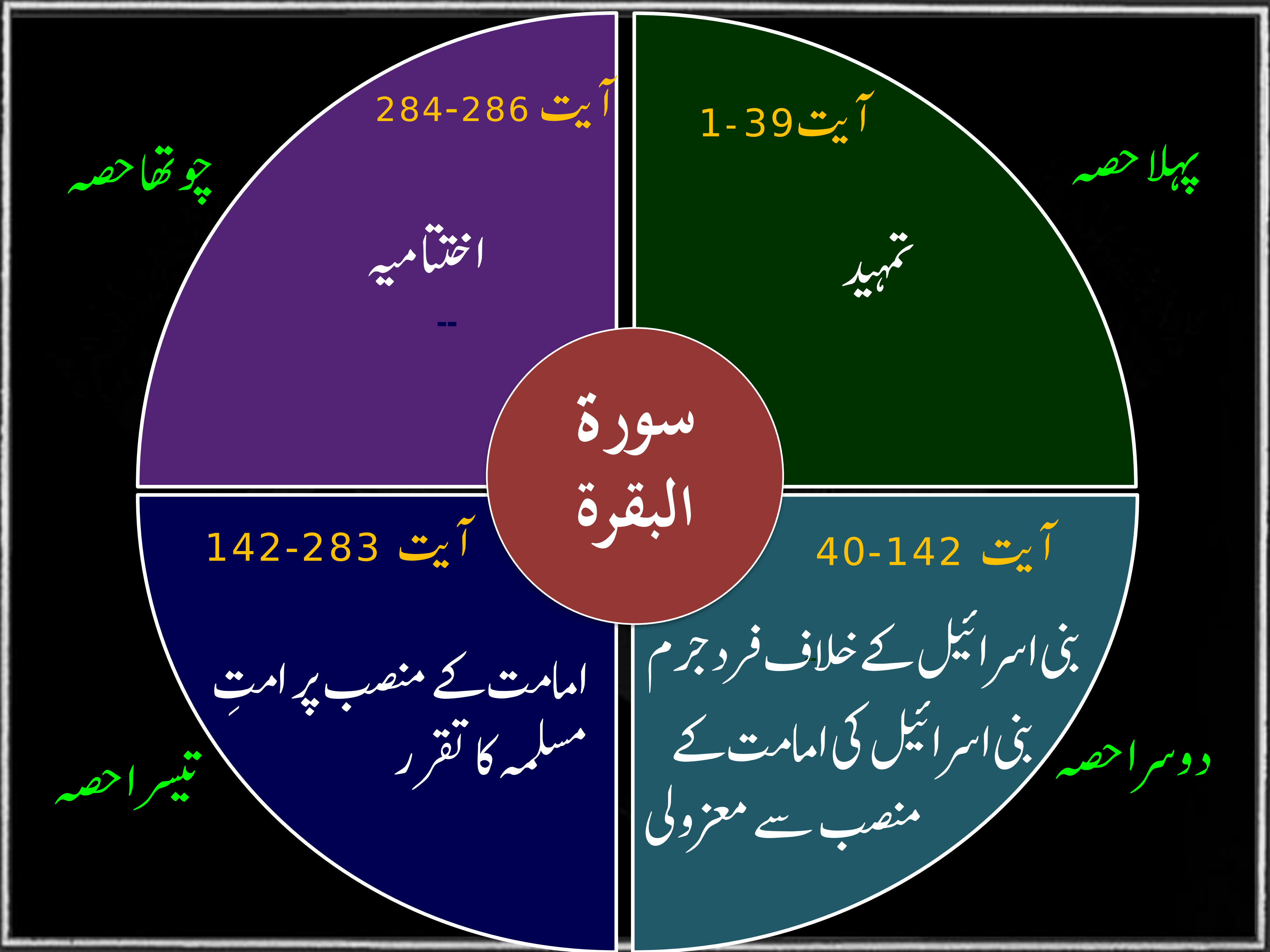
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل
اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام
  عقیدۂ توحید
- حلال و حرام کے احکام
- نیکی کا تصور (روح)
  معاشرت کے مختلف احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام -
  کامل اسلام کا مطالبہ
- مزید معاشرتی احکام
  شراب، یتامیٰ، ایلاء
  نکاح، مہر، حیض..
- جہاد اور انفاق کا ذکر
  چوتھی مرتبہ
- معاملات
  سود، قرض، رہن کے احکام

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اِسْتَعَانَ يَسْتَعِيْنُ ، اِسْتَعَانَةً - (X)

مدد چاہنا، مدد مانگنا، اعانت طلب کرنا

اسْتَعِيْنُوْا - تم مدد طلب کرو (ع و ن)

بِالصَّبْرِ - ثابت قدمی کے ذریعے

وَ الصَّلٰوةِ - اور نماز کے ذریعے

اِنَّ اللّٰهَ - یقیناً اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ - ثابت قدم لوگوں کے ساتھ ہے

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر اور نماز سے مدد لو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

O ye who believe! seek help with patient perseverance and prayer; for Allah is with those who patiently persevere.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

امت مسلمہ سے براہ راست خطاب

- منصب امامت پر مامور کرنے کے بعد اب اس اُمّت کو ضروری ہدایات دی جارہی ہیں
- اس سے قبل اس امت کی غرض تاسیس بیان کی جاچکی ہے " تاکہ تم لوگوں پر گواہی دینے والے بنو اور رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والے بنیں"
- بتایا جارہا ہے کہ منصبِ امامت پر فائز کیا جانا کوئی پھولوں کی سیج نہیں،
- یہ تو ایک عظیم الشّان اور پُر خطر خدمت ہے، جس کا بار اٹھانے کے ساتھ ہی تم پر ہر قسم کے مصائب کی بارش ہوگی، سخت آزمائشوں میں ڈالے جاؤ گے، طرح طرح کے نقصانات اٹھانے پڑیں گے، جان ومال کا نقصان برداشت کرنا ہوگا
- اس بھاری خدمت کا بوجھ اٹھانے کے لیے جس طاقت کی ضرورت ہے، وہ تمھیں دو چیزوں سے حاصل ہوگی۔ ۱- صبر کی صفت جو اہم ترین اخلاقی اوصاف کے لیے جامع عنوان ہے اور ۲- نماز، مومنین کی جماعت کو بہترین طریقے سے اس کارِ عظیم کے لیے تیار کرتی ہے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا - اور نہ تم کہو

لِمَنْ يُّقْتَلُ - ان کے لیے جو قتل کیے جاتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

اَمْوَاتٌ - (کہ وہ) مردہ ہیں

بَلْ اَحْيَآءٌ - بلکہ (وہ) زندہ ہیں

وَّلٰكِنْ - اور لیکن

لَّا تَشْعُرُوْنَ - تم شعور نہیں رکھتے

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مُردہ نہ کہو، ایسے لوگ تو حقیقت میں زندہ ہیں، مگر تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں

And say not of those who are slain in the way of Allah: "They are dead." Nay, they are living, though ye perceive (it) not.

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾

زندگی اور موت کا اسلامی تصور

- جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے نزدیک تو زندگی بس اسی دنیا کی زندگی کا ہے، جو آدمی مرا یا مارا گیا بس وہ ختم ہو گیا (جو اپنی جگہ ایک انتہائی منفی تصور ہے)
- لیکن اللہ کے دین (حق) کی خاطر (اس کی راہ میں) جو لوگ اپنی جانیں دے دیں یہ جائز نہیں کہ ان کے لیے یہ کہا جائے کہ وہ مر گئے ہیں یا ختم ہو گئے ہیں (یا کوئی منفی تصور ان کے ساتھ اور اس نظریے کے ساتھ وابستہ ہو جس نظریے پر انہوں نے جان دی)
- ان لوگوں نے دراصل اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے گواہی کا سب سے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے لہٰذا یہ شہید کے رتبے پہ فائز ہوئے ہیں
- در حقیقت وہ زندہ ہیں۔ انہیں مردہ نہ کہو، نہ تو اپنے احساس اور شعور میں انہیں مردہ سمجھو اور نہ ہی زبان سے انہیں مردہ پکارو۔ وہ تو زندہ ہیں اور اللہ اس پر گواہ ہے
- وہ کس طرح زندہ ہیں، ہمارے علم کا دائرہ محدود ہے، یہ ایسی زندگی ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ - اور ہم لازماً آزمائیں گے تم کو

(ب ل و) بَلَا یَبۡلُو ، بَلاءً - آزمانا

بِشَیۡءٍ - کسی چیز سے

مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ - خوف میں سے اور بھوک میں سے

جُوع - بھوک

وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ - اور کچھ گھاٹے سے مالوں میں سے

وَ الۡاَنۡفُسِ - اور جانوں میں سے

وَ الثَّمَرٰتِ - اور پھلوں میں سے

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ - اور آپ بشارت دے دیں ثابت قدم لوگوں کو

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ
الۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ۙ

اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گےاور خوشخبری سنا دیجیے صبر کرنے والوں کو

Be sure we shall test you with something of fear and hunger, some loss in goods or lives or the fruits (of your toil), but give glad tidings to those who patiently persevere,

محمد اقبال

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ۙ

آئندہ پیش آنے والی مشکلات کی طرف اجمالی اشارہ

- تاکید کا انتہائی اسلوب سے واضح ہے کہ جن مشکلات اور آزمائشوں کا ذکر ہو رہا ہے وہ ضرور بالضرور آئیں گی۔ اہل حق کے لیے یہ امتحان و آزمائش قانون الٰہی میں ناگزیر ہے۔
- جب بھی کوئی مرد خدا یا کوئی قافلہ حق اس راہ پر چلا ہے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اسے اس طرح کی مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑا ہو۔ ابتلاء اور آزمائش اس راستے کے سنگ ہائے میل ہیں
- اس راستے کے راہروں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے انسانی اصلاح کا یہ کام مشکل ترین کاموں میں سے ہے
- یہ قدم قدم بلائیں یہ سواد کوئے جاناں وہ یہیں سے لوٹ جائے جسے زندگی ہو پیاری
- فلسفہ آزمائش۔ استحقاق، تکامل، ارتقا اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے آزمائش عمل میں لائی جاتی ہے
- یہ ابتلاء و آزمائشیں ہی ہوتی ہیں جو کھوٹے کو کھرے سے اور اخلاص کو نفاق سے الگ کرتی ہیں

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ وَ نَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَنۡفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾

- "الخوف" کا لفظ جامع ہے۔ جان، مال، عزت ہر چیز سے متعلق اندیشہ و ہراس اس کے اندر
- "الجوع" بھوک کا امتحان یہ ہے۔ کہ کسی حاجت کے باوجود ہر مال حرام سے بچے، نہ فقر و فاقہ سے ڈرے (اس میں تمام معاشی وسائل کی آزمائش بھی شامل ہے)
- "الاموال" - رشوت، سود، خیانت، ہر غیر شرعی معاملات سے دستبردار ہو جائے، اور جو مالی نقصانات تکوینی طور پر واقع ہوں، چوری ہو جائے، آگ لگ جائے، ان سب پر صبر کرے
- "الانفس" موت، بیماری، اور حادثات میں صبر سے کام لے (آئندہ پیش آمدہ حالات کے لیے پیش نظر، جان اور مال کی قربانی (جہاد) کے لیے تیار کیا جارہا ہے)
- "والثمرات" اولاد، تجارت، زراعت، پیداوار، ہر قسم کی نیک نامی، ماموری حیثیتیں سب اس میں شامل ہیں (دین کی سربلندی کے لیے ان سب کی قربانی کے لیے تیار رہا جائے)
- یہ ساری آزمائشیں اس لیے کہ اہل حق اسلامی نظریہ حیات کی ذمہ داریاں اچھی طرح پوری کرنے کے قابل ہو سکیں
- چونکہ ان امتحانات میں کامیابی صبر و پائیداری کے بغیر ممکن نہیں لہٰذا آیت کے آخر میں فرمایا: اور بشارت دیجئے صبر واستقامت دکھانے والوں کو

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ؕ

الَّذِيْنَ - وہ لوگ جو

اِذَآ اَصَابَتْهُمْ - جب بھی پہنچتی ہے ان کو

(ص و ب) اصابت۔ صحیح جگہ، نتیجے یا رائے وغیرہ پہ پہنچنا

مُّصِيْبَةٌ - کوئی مصیبت

قَالُوْٓا -(تو) وہ کہتے ہیں

اِنَّا لِلّٰهِ - بیشک ہم اللہ کے لیے ہیں

وَاِنَّآ - اور یقیناً ہم

اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ - اس کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں

أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

أُولَٰٓئِكَ - (یہ) وہ لوگ ہیں

عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ - جن پر ہیں عنایتیں

مِّن رَّبِّهِمۡ -ان کے رب (کی جانب) سے

وَرَحۡمَةٞ -اور رحمت

وَأُولَٰٓئِكَ -اور وہ لوگ

هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ -ہی ہدایت پانے والے ہیں

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اُس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رَو ہیں

Who say, when afflicted with calamity: "To Allah We belong, and to Him is our return"
They are those on whom (Descend) blessings from Allah, and Mercy, and they are the ones that receive guidance.

محمد اقبال

ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ ....

اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض اور سپردگی کا کلمہ

- ہم دنیا میں بھی اللہ ہی کے ہیں اور مرنے کے بعد بھی ہمیں ہر حال میں اسی کی طرف لوٹنا ہے
- اہل ایمان کو مصائب پر صبر کو آسان کرنے کی خاص تدبیر بتائی گئی ہے
- صبر کرنے والوں کی اللہ نے صفت بتائی کہ جب انھیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو فوراً اللہ کی تقدیر پر اپنی رضا کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے غلام ہیں، ہماری جانیں اور ہمارے اموال سب کچھ اللہ کی ملکیت ہیں
- لیکن یہ اظہار صرف زبان سے نہیں ہونا چاہیئے بلکہ دل سے اس بات کا قائل ہونا ہے کہ "ہم اللہ ہی کے ہیں"، اس لیے اللہ کی راہ میں ہماری جو چیز بھی قربان ہوئی، وہ گویا ٹھیک اپنے مَصرَف میں صرف ہوئی، جس کی چیز تھی اسی کے کام آ گئی۔
- انسان کے سارے رنج و غم اور درد و حسرت کی بنیاد صرف اسقدر ہوتی ہے کہ وہ اپنی محبوب چیزوں کو اپنا سمجھتا ہے۔ لیکن جب ذہن اس عام مغالطہ سے خالی ہو گیا تو اب گلہ اور شکوہ کیسا؟
- یہ ایک کلمہ انسان کو دنیا کی ہر چیز کو ایک نئی نظر سے دیکھنا سکھاتا ہے

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ - بیشک صفا اور مروہ

صَفَا اور مَرْوَة - مسجد الحرام سے متصل دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ جن کے درمیان سعی کی جاتی ہے

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ - اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ - پس جس نے حج کیا اس گھر کا

حَجَّ يَحُجُّ ، حَجًّا قصد کرنا

حَاجّ - حج کا قصد کرنے والا (حاجی)

حاجی - وہ نہیں جو حج کرکے آگیا بلکہ جو حج کرنے جارہا ہے

أَوِ اعْتَمَرَ - یا عمرہ کیا

(ع م ر)

اِعْتَمَرَ يَعْتَمِرُ ، اِعْتِمَارًا عمرہ کرنا (VIII)

مُعْتَمِر - عمرہ کرنے والا

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - تو کوئی گناہ نہیں ہے اس پر

گناہ کے لفظ کا ایک خاص پس منظر

اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَيۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۵۸﴾

اَنۡ يَّطَّوَّفَ - کہ وہ طواف کرے (چکر لگائے)

تَطَوَّفَ يَتَطَوَّفُ ، تَطَوُّفًا - (۷)
طواف کرنا

يَتَطَوَّفُ کے تاء کو طاء میں مدغم کیا گیا تو يَطَّوَّفُ بن گیا

بِهِمَا - ان دونوں کا

وَمَنۡ تَطَوَّعَ - اور جو خوشی سے کرے (ط و ع)

تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ ، تَطَوُّعًا (۷)
رضاکارانہ کوئی کام کرنا

مُطَوِّعٌ نفلی عبادت کرنے والا

خَيۡرًا - کوئی بھلائی

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

شَاكِرٌ - قدر دان ہے

شاکر - شکر کرنے والا لیکن جب اس کی نسبت اللہ
کی طرف ہو پھر معنی - شکر کی قدر دانی کرنے والا

عَلِيۡمٌ - جاننے والا ہے

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

یقیناً صفا اور مَروہ، اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ اِن دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے

Behold! Safa and Marwa are among the Symbols of Allah. So if those who visit the House in the Season or at other times, should compass them round, it is no sin in them. And if any one obeys his own impulse to good,- be sure that Allah is He Who recognises and knows.

اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ‌ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَيۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا‌ؕ

سلسلہ کلام اصل بحث کی طرف (قبلہ کی بحث)

- صفا اور مروہ زمانۂ قدیم سے اس گھر کے ساتھ وابستہ اور تقدیس کے حامل تھے لیکن زمانے کی طوالت میں اس تقدس میں اور بہت کچھ شامل کر لیا گیا تھا لہٰذا اب سوال پیدا ہوا کہ صفا و مروہ اور اس کی کیا حقیقت ہے؟
- زمانۂ جاہلیت میں عربوں نے ان دو مقامات پر دو بت نصب کر دیئے تھے اور ان کے استھان بنا لیے تھے، اب اسلام کے آ جانے کے بعد لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوا کہ صاف و مروہ سے متعلق شعائر (سعی) کہیں جاہلیت اور شرک کی باقیات تو نہیں؟
- ان وجوہات سے ضروری ہوا کہ مسجد حرام کو قبلہ مقرر کرنے کے موقع پر ان غلط فہمیوں کو دور کر دیا جائے جو صَفَا اور مَرْوَہ کے بارے میں پائی جاتی تھیں، اور لوگوں کو بتا دیا جائے کہ ان دونوں مقامات کے درمیان سعی کرنا حج کے اصلی مَنَاسِك میں سے ہے
- اور یہ کہ ان مقامات کا تقدس خدا کی جانب سے ہے، اور یہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ - بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں

مَآ اَنْزَلْنَا - اس کو جس کو ہم نے نازل کیا

مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى - کھلی (نشانیوں) اور ہدایت میں سے

مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ -اس کے بعد جو ہم نے واضح کیا اس کو

لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ - لوگوں کے لیے کتاب میں

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ - وہ لوگ ہیں لعنت کرتا ہے جن پر اللہ

لَعَنَ يَلْعَنُ ، لَعْنًا
لعنت کرنا، بددعا دینا

وَيَلْعَنُهُمُ - اور لعنت کرتے ہیں جن پر

اللّٰعِنُوْنَ - لعنت کرنے والے

لَاعِنٌ لعنت کرنے والا

لَاعِنُوْنَ اس کی جمع

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَ الۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا
بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ یَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ۙ

جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، درآں حالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں

Those who conceal the clear (Signs) We have sent down, and the Guidance, after We have made it clear for the people in the Book,-on them shall be Allah's curse, and the curse of those entitled to curse.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ

یہود کا کتمانِ حق - حق کو چھپانے والوں پر لعنت و پھٹکار

- اس آیت کریمہ میں یہود پر کتمان کا الزام لگا کر انھیں سخت ترین انجام کی وعید سنائی گئی ہے
- یہود کا کتمان کیا تھا :

کتمانِ حق، کتمانِ ہدایت، کتمانِ شریعت اور کتمانِ کتاب (تورات)

- اس وعید کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود کا جرم کس قدر شدید اور کس قدر نا قابل معافی تھا۔ اس سے پہلے یہود کے کئی جرائم گنوائے گئے ہیں لیکن اس جرم کی حیثیت توأم الجرائم کی ہے اور وہ یہ کہ اللہ نے ان سے عہد لیا تھا جس کا قرآن کریم میں ایک سے زیادہ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ " اور یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے میثاق لیا کہ اس کتاب کو اچھی طرح لوگوں کے سامنے واضح کرنا"
- اس کے عقائد کو ان کے دل و دماغ میں راسخ کرنا، اسکی تعلیمات کو ان کے لیے آسان بنانا، اسکے احکام سے انھیں باخبر کرنا، شریعت کے ایک ایک حکم کو ان کے سامنے کھول کر بیان کرنا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِۙ

- اس کے برعکس انہوں نے یہ حرکت کی کہ کتاب اللہ کے علم کو ربیوں اور مذہبی پیشہ وروں کے ایک محدود طبقے میں مقید کردیا اور یہودی عوام تک کو اس سے محروم رکھا
- بداعمالیاں بڑھنے لگیں تو علماء نے نہ صرف یہ کہ اصلاح کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ وہ عوام میں اپنی مقبولیت برقرار رکھنے کے لیے ہر طرح کی ضلالت اور بدعات کو عام رواج دیا۔ اللہ کے احکام تک کو چھپایا، بعض احکام میں تحریف تک کر ڈالی۔
- حدود اللہ خواص کے لیے اجنبی بنادی گئیں۔ وہ اپنے وضعی قوانین کے ذریعے عدالتوں میں فیصلے کرنے لگے۔ اس طرح سے ان کا معاشرہ اللہ کی عطا کردہ شریعت سے بے نیاز ہو گیا

ایک ایسی امت جو دنیا کی رہنمائی کے لیے اٹھائی گئ ہو اور جسے دنیا کی ہدایت کا فریضہ ادا کرنا ہو اس کی طرف سے یہ مجرمانہ غفلت پوری دنیا کو ہدایت سے محروم کردینے کے مترادف ہے

- اس بھیانک، شنیع اور خطرناک جرم کی بدولت اللہ نے ان پر لعنت فرمائی - اور پھر اس لعنت کی وسعت کو دیکھئے کہ تمام لعنت کرنے والوں کو ان پر لعنت کرنے کا حکم دیا گیا (العیاذ باللہ)

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَ الۡہُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ

اللہ تعالیٰ جب کسی کو عظیم ذمہ داریوں سے گراں بار کرتا ہے تو اسے عظمت کا خلعت بھی پہناتا ہے۔ لیکن جب یہ تخت عزت و عظمت پر فائز قوم بدنیت، بداطوار اور نااہل ہونے کا ثبوت دیتی ہے تو اسے صرف عزت کے تخت سے ہی اتارا نھیں جاتا بلکہ ذلت کی پستیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہی انجام بنی اسرائیل کا بھی ہوا

یہ امت مسلمہ جس کے ہم افراد ہیں، بنی اسرائیل کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر سیادت اور امامت کے عظیم منصب پر فائز کی گئ لیکن آج اس منصب کے حوالے سے اس کی خیانتیں، اس کی نااہلیاں، اس کی سرکشی بلکہ بغاوت بنی اسرائیل کی تاریخ کی خبر دے رہی ہیں !

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَ أَصْلَحُوا وَ بَيَّنُوا فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ أَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

إِلَّا الَّذِينَ - سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے

تَابُوا - توبہ کی

وَ أَصْلَحُوا - اور اصلاح کی

وَ بَيَّنُوا -اور واضح کیا

فَأُولَٰٓئِكَ - تو وہ لوگ ہیں

أَتُوبُ عَلَيْهِمْ - میں توبہ قبول کرتا ہوں جن کی

وَ أَنَا - اور میں

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ - بار بار توبہ قبول کرنے والا ، انتہائی رحم کرنے والا ہوں

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

البتہ جو اس روش سے باز آ جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں
اور جو کچھ چھپاتے تھے، اُسے بیان کرنے لگیں، اُن کو میں معاف کر
دوں گا اور میں بڑا در گزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں

Except those who repent and make amends and openly declare (the Truth): To them I turn; for I am Oft-returning, Most Merciful.

محمد اقبال

اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَبَيَّنُوۡا فَاُولٰٓـئِكَ اَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۰﴾

اس عظیم جرم سے توبہ کی شرائط

- اللہ تعالیٰ کی طرف سے برستی ہوئی لعنت سے صرف وہ لوگ محفوظ رہیں گے، جو عذاب کے آنے سے پہلے توبہ کرلیں گے
- لیکن یہ توبہ زبانی توبہ نہیں ہے بلکہ:

1. اپنا جرم پہچان کر اس کی توبہ کریں گے
2. اپنی اصلاح کرلیں گے (جو کام نہیں کر رہے تھے)
3. کتمان حق اور کتمانِ کتاب کا جو جرم کرتے رہے ہیں اس کی تلافی کی کوشش بھی کریں گے۔ اور اس (کے احکام) کو کھول کر بیان کریں گے اور ان کے کتمان سے دین کع جو نقصان پہنچا ہے وہ اپنے عمل، اپنی تدبیر اور اپنے فیصلوں سے تلافی کی کوشش کریں گے

- یہ لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائیں گے کہ وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ أُولَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾

إِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک جن لوگوں نے

كَفَرُوْا - انکار کیا

وَ مَاتُوْا -اور مرے

وَ هُمْ كُفَّارٌ - اس حال میں کہ وہ انکار کرنے والے تھے

أُولَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ - وہ لوگ ہیں جن پر

لَعْنَةُ اللهِ -اللہ کی لعنت ہے

وَ الْمَلَٰٓئِكَةِ- اور فرشتوں کی

وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ - اور سب کے سب لوگوں کی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا - وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں

لَا يُخَفَّفُ - ہلکا نہیں کیا جائے گا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ - ان سے عذاب کو

وَلَا هُمْ - نہ ہی وہ لوگ

يُنْظَرُوْنَ - مہلت دیے جائیں گے

نَظَرَ يَنظُرُ ، نَظْرًا	دیکھنا، انتظار کرنا، مشاہدہ کرنا	(I)
أَنْظَرَ يُنْظِرُ ، إِنْظَارًا	مہلت دینا	(IV)

يُنْظَرُوْن ثلاثی مجرد (I) سے بھی ہو سکتا ہے اور بابِ افعال (IV) سے بھی ۔ یہاں بابِ افعال سے

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اور کفر کی حالت ہی میں جان دی، ان
پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے
وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت
دیئے جائیں گے

Those who reject Faith, and die rejecting,- on them is Allah's curse, and the curse of angels, and of all mankind;
They will abide therein: Their penalty will not be lightened, nor will respite be their (lot).

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ مَاتُوۡا وَ هُمۡ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَ الۡمَلٰٓئِکَةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾

قرآن کریم میں کفر کا مفہوم

- کفر کے اصل معنی چھپانے کے ہیں، اسی سے اس میں انکار کا مفہوم - اور یہ لفظ ایمان کے مقابلے میں بولا جانے لگا۔ ایمان کے معنی ہیں ماننا، قبول کرنا، تسلیم کرلینا اس کے بر عکس کفر کے معنی ہیں نہ ماننا، رد کردینا، انکار کرنا۔ قرآن کی رو سے کفر کے رویہ کی مختلف صورتیں ہیں:

1. ایک یہ کہ انسان سرے سے خدا ہی کو نہ مانے، یا اس کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم نہ کرے اور اس کو اپنا اور ساری کائنات کا مالک اور معبود ماننے سے انکار کردے یا اسے واحد مالک اور معبود نہ مانے
2. دوسرا یہ کہ اللہ کو تو مانے مگر اس کے احکام اور اس کی ہدایات کو واحد منبع علم و قانون تسلیم کرنے سے انکار کردے۔
3. تیسرا یہ کہ اصولاً اس بات کو بھی تسلیم کرلے کہ اسے اللہ ہی کی ہدایت پر چلنا چاہیے مگر اللہ اپنی ہدایات اور اپنے احکام پہنچانے کے لیے جن پیغمبروں کو واسطہ بناتا ہے، انھیں تسلیم نہ کرے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓىِٕكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾

4. چوتھے یہ کہ پیغمبروں کے درمیان تفریق کرے اور اپنی پسند یا اپنے تعصّبات کی بنا پر ان میں سے کسی کو مانے اور کسی کو نہ مانے۔

5. پانچویں یہ کہ پیغمبروں نے خدا کی طرف سے عقائد، اخلاق اور قوانین حیات کے متعلق جو تعلیمات بیان کی ہیں ان کو یا ان میں سے کسی چیز کو قبول نہ کرے۔

6. چھٹے یہ کہ نظریے کے طور پر تو ان سب چیزوں کو مان لے مگر عملًا احکامِ الٰہی کی دانستہ نافرمانی کرے اور اس نافرمانی پر اصرار کرتا رہے اور دنیوی زندگی میں اپنے رویے کی بنا اطاعت پر نہیں بلکہ نافرمانی ہی پر رکھے۔

- یہ سب مختلف طرز فکر و عمل اللہ کے مقابلے میں باغیانہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک رویے کو قرآن کفر سے تعبیر کرتا ہے۔اس کے علاوہ بعض مقامات پر قرآن میں کفر کا لفظ کفران نعمت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے اور شکر کے مقابلے میں بولا گیا ہے۔ شکر کے معنی یہ ہیں کہ نعمت جس نے دی ہے، انسان اُس کا احسان مند ہو، اس کے احسان کی قدر کرے۔اس کی دی ہوئی نعمت کو اسی کی رضا کے مطابق استعمال کرے اور اس کا دل اپنے محسن کے لیے وفاداری کے جذبے سے لبریز ہو

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

- اس کے مقابلے میں کفر یا کفرانِ نعمت یہ ہے کہ:
  - آدمی یا تو اپنے محسن کا احسان ہی نہ مانے اور اسے اپنی قابلیت یا کسی غیر کی عنایت یا سفارش کا نتیجہ سمجھے
  - یا اس کی دی ہوئی نعمت کی ناقدری کرے اور اسے ضائع کر دے
  - یا اس کی نعمت کو اس کی رضا کے خلاف استعمال کرے
  - یا اس کے احسانات کے باوجود اس کے ساتھ غدر اور بے وفائی کرے
- اس نوع کے کفر کو ہماری زبان میں بالعموم احسان فراموشی، نمک حرامی، غداری اور ناشکرے پن کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (تفہیم القرآن)

وَاِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿١٦٣﴾

وَاِلٰـهُكُمۡ - اور تمہارا معبود

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ - واحد معبود ہے

لَآ اِلٰهَ - کوئی معبود نہیں

اِلَّا هُوَ - سوائے اس کے

الرَّحۡمٰنُ - جو نہایت مہربان

الرَّحِيۡمُ - نہایت رحم کرنے والا ہے

تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے، اُس رحمان اور رحیم کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے

And your Allah is One Allah: There is no god but He, Most Gracious, Most Merciful.

اضافی مواد

Reference Material

إِنَّ الَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالۡهُدٰى مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِ ۙ

- ... وَاللهِ لَوۡلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثۡتُكُمۡ شَيۡئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَا أَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنَاتِ وَالۡهُدَى ...

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کتاب اللہ میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر انھوں نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: (اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی .... البقرۃ: ۱۵۹، ۱۶۰] "بیشک جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح دلیلوں اور ہدایت میں سے اتارا ہے...." [بخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم: ۱۱۸۔ و مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ،]

- عَنۡ عَبۡدِ اللَّهِ بۡنِ عَمۡرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنۡهُمَا , قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوۡ آيَةً" (رواه البخاري)

- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "پہنچاؤ میری جانب سے چاہے ایک ہی آیت!"

- آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبے میں سوا لاکھ سے زائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعدد بار یہ شہادت لے کر کہ میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے آئندہ کے لیے یہ مستقل ہدایت جاری فرمادی کہ: فَلۡيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الۡغَائِبَ یعنی اب جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ ان تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَ الۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِ ۙ

○ حق کو چھپانا (کتمانِ حق) کیا ہے؟

○ اللہ کی کتاب، اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے احکام کو

- ✓ گڈمڈ کرنا
- ✓ توڑ مروڑ کر پیش کرنا،
- ✓ ان پر جھوٹ گھڑنا
- ✓ اللہ اور رسول ﷺ کے فرمودات کی بجائے دوسرے لوگوں کی باتیں دین بنا کر پیش کرنا
- ✓ قرآن کو لوگوں تک نہ پہنچانا
- ✓ قرآن کو قدرت واستطاعت کے باوجود کھول کر بیان نہ کرنا
- ✓ شہادت علی الناس کی ذمہ داری ادا نہ کرنا.......

الَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ؕ﴿۱۵۶﴾

- حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ یہ کلمہ اس امت ۔ امت مسلمہ ۔ ہی کو ملا ہے۔ پہلی امتوں میں یہ نہیں تھا۔

- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن میرے شوہر ابو سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: " جب کبھی کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اس مصیبت کے وقت " اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ " پڑھ لے اور یہ دعا کرے: (اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَ أَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا) (اے اللہ ! میری اس مصیبت میں مجھے اجر دے اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اسی طرح کا معاملہ کرتا ہے"۔......

- اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا نواسہ (زینب کا بیٹا) فوت ہو گیا تو آپؐ نے اپنی بیٹی سے فرمایا: یوں کہو " (إِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى) " بیشک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دے دیا اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے " لہٰذا تمہیں چاہیے کہ صبر کرو اور اس سے ثواب کی امید رکھو ")

بخاری، کتاب الجنائز)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۙ

- اگر لاعِن کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو لعنت کے معنی ہوں گے قربت یا رحمت سے دور کرنا۔ عذاب دینا، اور اگر اس کی نسبت انسان کی طرف ہو تو معنی ہوں گے بددعا دینا۔ گالیاں دینا۔ سخت سست کہنا۔ دھتکار کر نکال دینا۔ پھٹکارنا
- کسی معین شخص پر لعنت کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ جانوروں پر بھی تاہم متعین کیے بغیر کسی عمل (کسی گناہ یا کسی شخص کے بُرے اعمال سے بیزاری کے اظہار کے طور پر) پر لعنت بھیجنا جائز ہے (، جیسے جھوٹے پر لعنت، ظالموں پہ لعنت وغیرہ
- حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم آپس میں اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کے غضب اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن طعن نہ کرو۔ ابوداوٗد (۴۹۰۶) و الترمذی (۱۹۷۶) واحمد والحاکم
- حضرت ابودرداؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعن طعن کرنے والے قیامت والے دن سفارشی ہوں گے نہ گواہ۔ (مسلم - ۲۵۹۸)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ
أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾

- ..... مومن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)
- حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن (کسی پر) طعنہ زنی کرنے والا ہوتا ہے نہ لعن طعن کرنے والا اور وہ فحش گو ہوتا ہے نہ فضول گو اور چرب زبان۔ (ترمذی۔ حدیث حسن) البخاری (الأدب المفرد)
- حضرت ابو درداؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے لیکن اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے لیے زمین کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے، پس جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس چیز کی طرف آتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے اگر تو وہ اس لعنت کا مستحق ہوتی ہے تو ٹھیک ورنہ پھر وہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ ابو داؤد (۴۹۰۵) و مسند احمد (۲۰۸۱)

قرآن و حدیث میں کس کس چیز پر لعنت کی گئی ہے؟

1. کافروں پر (اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ کُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ - 2:161)

2. جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے (لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ 3:61)

3. ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے - (أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ 11:18)

4. پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والوں پر (إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .. 24:23)

5. قطع رحمی کرنے والے پر (فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ٥ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ.. محمد: ۲۲،۲۳)

6. بنی اسرائیل پر - (لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ 5:78)

7. اصحابِ سبت پر (... كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ-4:47)

8. اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا پہنچانے والوں کو (إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ-33:57)

قرآن و حدیث میں کس کس چیز پر لعنت کی گئی ہے؟

1. سود کھانے اور کھلانے والے پر (لَعنَ ﷺ آکلَ الرِّبا وموكلَهُ وشاهديه وَكاتبَهُ — مسلم)

2. شراب پینے، پلانے اور خرید و فروخت کرنے والے پر (قال رسول اللہ ﷺ: لعنَ اللّٰهُ الخمرَ و شاربَها و ساقيَها و بائعَها و مبتاعَها و عاصرَها و مُعْتصرَها و حاملَها و المحمولةَ إليهِ- سنن ابی داؤد)

3. ایک دوسرے کے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور عورتوں پر (لَعَنَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليهِ وسلَّمَ المتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجالِ بالنِّسَاءِ، والمتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بالرِّجَالِ- البخاری)

4. قومِ لوط (مرد کے ساتھ بد فعلی) کرنے والے پر (.... لَعَنَ اللّٰهُ مَن عَمِلَ عملَ قومَ لوطٍ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَن عملَ عملَ قومِ لُوطٍ لَعَنَ اللّٰهُ مَن عَمِلَ عملَ قومَ لوطٍ ـ النسائی والبیہقی)

5. جسم گودنے اور گدوانے والیوں اور مصورین پر (لَعَنَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّمَ الوَاشِمَةَ والمستَوْشِمَةَ، وآكِلَ الرِّبَا ومُوكِلَهُ، ونَهَى عن ثَمَنِ الكَلْبِ، وكَسْبِ البَغِيِّ، ولَعَنَ المصَوِّرِينَ- البخاری)

6. رشوت لینے، دینے اور رشوت کے لین دین کا واسطہ بننے والے پر (لَعَنَ رسولُ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلَّمَ الرَّاشِيَ والمرتشِيَ و الرائِشَ —مسلم)

قرآن وحدیث میں کس کس چیز پر لعنت کی گئی ہے؟

7. غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے پر

8. بدعت ایجاد کرنے والے کی پشت پناہی کرنے والے پر

9. والدین کو بُرا بھلا کہنے والے پر

10. زمین کی حد بندی کے نشانات مٹانے والے پر

لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ - مسلم

11. چوری کرنے والے پر (لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ — البخاري)

12. حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے والے پر (البخاري)

13. نابینا کو راستہ سے بھٹکانے والے پر -

14. جانور کے ساتھ بد فعلی کرنے والے پر

(مَلعُونٌ مَنْ كَمَّهَ أعمَى عنْ طريقٍ، مَلعُونٌ منْ وَقعَ عَلى بَهِيمَةٍ – مسند احمد، حاكم)

15. بلاعذر شوہر کو صحبت سے انکار کرنے والی بیوی پر (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلى فِرَاشِهِ فأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا المَلاَئِكَةُ حتَّى تُصْبِحَ البخاري)